5157-اسلام میں قیدیوں کی صحت کی حفاظت

سوال

میرے مقالہ کا عنوان : جیل میں صحت کی دیکھ بھال ہے ، توکیا قیدیوں کے لیے بھی وہی دیکھ بھال ہوگی جوباقی عام لوگوں کی صحت کی ہوتی ہے ؟

اس معاملہ میں مساوات کے بارہ میں اسلامی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اسلام نے قیدخانوں
اورقیدیوں کے معاملہ کوبہت اہمیت دي ہے اوراس کا بہت خیال رکھا ہے.جس کی نظیر کسی زمانے اورکسی جگہ پر نہیں ملتی، اسی لیے فقہاء کرام نے اپنی کتب میں قیدیوں کے احکام اوران کے حالات اوران کے ساتھ برتاؤ کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے ، اوریہ سارے کا سارااہمتمام اسلام میں انسان کی عزت وتکریم اوراس کی شخصیت کی حفاظت کی بنا پر ہوا ہے.

اس معاملہ میں آسانی اوراس کے احکام
کی توضیح.بیان کرنے کے لیے اہل علم نے اس مسئلہ کودوقسموں میں تقسیم کیا ہے :

قیدي کی صحت کے متعلقہ احکام اورجیل
جہاں قید کوقید کیا جاتا ہے اس کے متعلقہ دیکھ بھال کے احکام.

اول :

قیدي کی شخصی صحت کے متعلقہ احکام :

1– مریض کوقید کرنا : فقہاء کرام نے
مریض کوقید کرنے کے متعلق ابتدائی طور پر ہی بحث کی ہے کہ آیا حکمران مریض شخص کوقید کرسکتا ہے یا نہیں ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ اجتھادي
ہے اوراس میں قاضی اورجج مجرم کی بیماري اوراس کی حالت اورقید کا سبب اورجیل میں اس مرض کی دیکھ بھال کے امکانات کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کرے گا، لھذا جب جیل میں

مریض کی دیکھ بھال کے وافر مواقع موجود ہوں اور مرض بھی خطرناک نہ ہو کہ اگر اسے قید کردیا جائے تو وہ ہلاک ہوجائے تو اس صورت میں اسے قید کرنا جائز ہے ، اور جب جیل میں اس بیماري کا علاج اور مریض کی دیکھ بھال نہ کی جاسکتی ہو تو قاضی اسے ایسے شخص کے سپرد کرے گا جو اس کا علاج معالجہ کرے اور اس کی حفاظت بھی تا کہ صحتیاب ہونے کے بعد اسے قید کیا جاسکے .

2–اگر مجرم جیل میں بیمار ہوجائے :

جب مجرم جیل میں بیمار ہوجائے اور جیل میں ہی اس کا علاج معالجہ ممکن ہو تو اسے جیل سے باہر نکالے بغیر ہی علاج معالجہ کرنا واجب اور ضروري ہے ، لھذا ڈاکٹر اور اس کی خدمت کے لیے آنے والے شخص کو اس کے پاس جا کر علاج معالجہ کرنے سے نہیں روکا جاسکتا ، اور اگر اس کے علاج معالجہ نہ کرانے کی بنا پر قیدي ہلاک ہوجائے تو اس کا سبب بننے والے کو سزا دي جائے گی .

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندھے ہوئے قیدي کے پاس سے گزرے تو اس قیدي نے یا محمد یا محمد پکارنا شروع کردیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس سے پوچھا کیا بات ہے ؟ تو اس قیدي نے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیں ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضروریات پوري کرنے کا حکم دیا. صحیح مسلم (1263/3).

بلاشک وشبہ علاج ومعالجہ مریض کی ضروریات میں شامل ہے .

لیکن اگر قیدخانہ میں مریض قیدي کا علاج ومعالجہ ممکن نہ ہو تو اسے جیل سے نکال کر جیل کی نگراني میں علاج معالجہ کرانا ضروري ہے اور اس مریض قیدي کی نگراني کے لیے کسی اہلکار کو اس کے ساتھ رکھا جائے جو اس کی نگراني اور حفاظت کرے .

یہ اور فقھاء کرام نے جسماني یا نفسیاتی امراض میں کوئی فرق نہیں کیا (نفسیاتی امراض حقیقی ہوں نہ کہ جھوٹے اور بناوٹی یا وہ عادي امراض جنہیں لے کر بہت سے وکیل مجرموں کو بري کرانے کی کوشش کرتے ہیں) اس لیے فقھاء کرام نے یہ ذکر کیا ہے کہ جب قیدي کے بھاگنے کا خدشہ نہ ہو تو جیل کا

دروازہ بند نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی قیدي کو اندھیري کوٹھري میں رکھا جائے گا اور کسی حال میں بھی اسے اذیت سے دوچار نہیں کیا جائے گا جس وہ دھشت زدہ ہوجائے، اور اسی طرح اس کے عزیزواقارب کو بھی ملنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی صحت پر اثر پڑتا ہے اور نفسیاتی مریض بننے کا خدشہ ہے.

3- حکمران یا اس کے نائب کے لیے مشروع
ہے کہ وہ جیل میں ایک میڈیکل سینٹر قائم کرے جو قیدیوں کی صحت اوران کی حالت کا خیال رکھے ایسا کرنے سے عام ہاسپٹلوں میں لے جاکر حقارت اور ذلت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا.

4—قیدي کو بیوي سے ملاقات کرنے کی
اجازت دینا ضروري ہے اور اگر جیل میں کوئی مناسب جگہ ہو تو انہیں علیحدگی بھی مہیا کرنا ہوگی تاکہ قیدي اور اس کی بیوي اپنے آپ حفاظت کرسکیں اور غلط کام میں نہ پڑیں.

5- فقہاء کرام نے بالنص یہ بیان کیا
ہے کہ قیدي کو وضوء اور طھارت وپاکیزگی کرنے کا موقع دیا جائے، اس میں کوئی شک نہیں کہ طھارت وپاکیزگی مرض سے بچاؤ کا باعث ہیں.

دوم :

قیدي کو قید کی جانے والی جگہ کے متعلقہ
احکام :

جیل کی جگہ وسیع اور صاف ستھري ہونی
چاہیے جہاں پر سورج کی کرنیں بھی پہنچتی ہوں اور وہاں زندگی کی ضروریات بھی ہوں جو اس کی صحت کی ضامن ہوں.

قیدیوں کو کسی ایسی جگہ پر جمع کرنا
جائز نہیں جہاں وہ نماز کے لیے وضوء ہی نہ کرسکیں.

سوم :

ذیل میں وہ چند ایک امور بیان کیے جاتے ہیں
جن کا قیدي کو سزا دینے یا پھر اس سے معاملات کرنے میں استعمال کرنا حرام ہے :

1–جسمانی مثلہ کرنا : قیدي کے جسم سے کوئی
اعضاء وغیرہ کاٹ کریاہڈي وغیرہ توڑکراسے سزادینی حرام ہے ، نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیدیوں کا مثلہ کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا : (تم مثلہ نہ کرو) صحیح
مسلم(1357/3) .

2–چہرے وغیرہ پرمارنا جس میں توہین
ہوتی ہو، جیساکہ قیدي کی گردن میں طوق ڈالنا یا پھرانہیں کوڑے مارنے کے لیے زمین پر
لٹانا چاہے حدہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنے میں توہین اور صحت اورجسمانی ضررہے .

3–آگ وغیرہ یا پھر گلاگھونٹ کریا
پانی میں غوطے دے کرتکلیف اوراذیت دینی : لیکن اگرقصاص اور برابري میں ایسا کیا جائے توٹھیک
ہے مثلاقیدي نے کسی دوسرے شخص کوآگ میں جلاکرزیادتی کی ہو تواسے بھی اس طرح کی سزا
دي جاسکتی ہے تاکہ حق ادا ہوجائے .

4– بھوکہ رکھنا اورشدید سردي میں
سزادینا یا پھر اسے موذي اشیاء کھلانا ، یالباس نہ پہننے دینا ، اگرقیدي اس حالت کی
بنا پرہلاک ہوجائے تو اس کے قصاص میں قید کرنے والے قتل کیا جائے گا یا دیت ادا کرے گا .

5–بالکل برہنہ کرنا ، کیونکہ ایسا
کرنے میں قیدي کی شرمگاہ ننگی ہوگی اورقیدي کو نفسیاتی اورجسمانی مرض لگنے کاخدشہ
ہے .

6–قیدي کو قضائے حاجت اوروضوء
اورنماز کی ادائيگی سے روکنا ، ایسا کرنے میں قیدي کی صحت پراثرہوگا وہ کوئی مخفی
نہیں .

قیدیوں سے مسلمانوں کے حسن سلوک کے چند
ایک مناظر :

سابقہ حدیث جس میں یہ بیان کیا گیا
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدي کاخیال رکھنے اوراس کی کھانے پینے کی
ضروریات پوري کرنے کا حکم دیا ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیدیوں کا بہت زیادہ خیال
کرتے اوراپنے صحابہ کرام کوبھی ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت کرتے .

خلیفہ راشد علی بن ابوطالب رضی اللہ
تعالی عنہ جیلوں کا معائنہ کرتے اور وہاں قید لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا کرتے تھے اور دیکھتے کہ
وہاں کون قید ہے.

پانچویں خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز
رحمہ اللہ تعالی نے اپنے گورنروں کو یہ آرڈیننس جاري کیا کہ : جیلوں میں دیکھو کون بند
ہیں اور مریضوں کا خیال رکھو.

خلیفہ المعتضد عباسی نے قیدیوں کی
ضروریات پوري کرنے اور ان کے علاج معالجہ کے لیے بجٹ میں سے ماہانہ پندرہ سو دینار مقرر
کر رکھے تھے.

خلیفہ عباسی المقتدر نے جب اپنے ایک
وزیر ابن مقلہ کو قید کیا تو اس کی حالت خراب ہونے پر خلیفہ نے مشہور طبیب ثابت بن
سنان بن ثابت بن قرۃ کو اس کا علاج کرنے کے لیے جیل میں بھیجا اور اسے اس کے ساتھ حسن
سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا، تو ڈاکٹر خود اپنے ہاتھ سے قیدي کو کھانا کھلاتا اور اس
کے ساتھ نرم برتاؤ کرتا تھا.

خلیفہ مقتدر کے دور میں وزیر علی بن
عیسی الجراح نے عراق کے ہسپتالوں کے انچارج کو یہ آرڈر جاري کیا کہ : اللہ تعالی آپ کی
عمر لمبی کرے میں نے جیل میں قیدیوں کے بارہ میں غور و فکر کیا کہ قیدیوں کی کثرت اور
ان کی جگہ سخت اور دشوار ہونے کی بنا پر انہیں بیماریاں لگ سکتی ہیں، اور قیدي اپنے
نفع کے کام کرنے سے عاجز ہیں وہ ایسا نہیں کرسکتے اور نہ ہی وہ مختلف بیماریاں لاحق
ہونے پر ڈاکٹروں سے مشورہ کرسکتے ہیں، اس لیے آپ کے لیے ضروري ہے کہ ان کے لیے ڈاکٹروں کا
انتظام کریں جو انہیں جیل جا کر علاج معالجہ کی سہولت مہیا کریں، اور اس کے لیے آپ ڈاکٹروں
کو ادویات اور سیرپ وغیرہ بھی مہیا کریں، یہ ڈاکٹر سب جیلوں کا دورہ کریں اور وہاں
مریض قیدیوں کو علاج فراہم کریں اور قیدیوں کے کہنے پر ان کی بیماریاں دور کریں.

یہ آرڈیننس خلیفہ مقتدر سے لیکر قاہر،
اور راضی اور متقی کے دور تک چلتا رہا.

اس کی مزید تفصیل جاننے کے لیے آپ
مندرجہ ذیل کتب دیکھیں : احکام السجن ومعاملة السجناء فی الاسلام صفحہ (367–379)

اور الموسوعة الفقہیۃ جلد (16) صفحہ (320-327).

واللہ اعلم.